Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کیلئے

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

CPL 61

213029

ہفتہ 4- ستمبر 1999ء - 22 جمادی الاول 1420 ہجری - 4- تبوک 1378 ھش جلد 49-84 نمبر 200

توبہ کی برکت

حضرت ابوذر غفاریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا-

جب بندہ توبہ کرتا ہے اور نادم ہوتا ہے اور اللہ کی توحید کا اقرار کرتا ہے تو اس کو بخش دیا جاتا ہے-

(صحیح بخاری کتاب اللباس باب الثیاب البیض)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

یہ خدا تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس نے توبہ کا دروازہ کھلا رکھا ہے- اور وہ توبہ کرنے والے کے گناہ بخش دیتا ہے اور توبہ کے ذریعہ انسان پھر اپنے رب سے صلح کر سکتا ہے- دیکھو انسان پر جب کوئی جرم ثابت ہو جائے تو وہ قابل سزا ٹھہر جاتا ہے- (-)

یعنی جو اپنے رب کے حضور مجرم ہو کر آتا ہے اس کی سزا جہنم ہے- وہاں وہ نہ جیتا ہے نہ مرتا ہے- یہ ایک جرم کی سزا ہے اور جو ہزاروں لاکھوں جرموں کا مرتکب ہو اس کا کیا حال ہو گا لیکن اگر کوئی شخص عدالت میں پیش ہو اور بعد ثبوت اس پر فرد قرارداد جرم بھی لگ جاوے اور اس کے بعد عدالت اس کو چھوڑ دے تو کس قدر احسان عظیم اس حاکم کا ہو گا- اب غور کرو کہ یہ توبہ وہی بریّت ہے جو فرد قرارداد جرم کے بعد حاصل ہوتی ہے توبہ کرنے کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ پہلے گناہوں کو معاف کر دیتا ہے-

اس لئے انسان کو چاہیئے کہ وہ اپنے گریبان میں منہ ڈال کر دیکھے کہ کس قدر گناہوں میں وہ مبتلا تھا اور ان کی سزا کس قدر اس کو ملنے والی تھی جو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے معاف کر دی- پس تم نے جو اب توبہ کی ہے چاہیئے کہ تم اس توبہ کی حقیقت سے واقف ہو کر ان تمام گناہوں سے بچو جن میں تم مبتلا تھے اور جن سے بچنے کا تم نے اقرار کیا ہے- ہر ایک گناہ خواہ وہ زبان کا ہو یا آنکھ یا کان کا- غرض ہر اعضاء کے جدا جدا گناہ ہیں- ان سے بچتے رہو- کیونکہ گناہ ایک زہر ہے جو انسان کو ہلاک کر دیتی ہے- گناہ کی زہر وقتاً فوقتاً جمع ہوتی رہتی ہے اور آخر اس مقدار اور حد تک پہنچ جاتی ہے جہاں انسان ہلاک ہو جاتا ہے- پس بیعت کا پہلا فائدہ تو یہ ہے کہ یہ گناہ کے زہر کے لئے تریاق ہے- اس کے اثر سے محفوظ رکھتی ہے اور گناہوں پر ایک خط نسخ پھیر دیتی ہے-

دوسرا فائدہ اس توبہ سے یہ ہے کہ اس توبہ میں ایک قوت و استحکام ہوتا ہے جو مامور من اللہ کے ہاتھ پر سچے دل سے کی جاتی ہے- انسان جب خود توبہ کرتا ہے تو وہ اکثر ٹوٹ جاتی ہے- بار بار توبہ کرتا اور بار بار توڑتا ہے- مگر مامور من اللہ کے ہاتھ پر جو توبہ کی جاتی ہے جب وہ سچے دل سے کرے گا تو چونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے ارادہ کے موافق ہو گی وہ خدا خود اسے قوت دے گا- اور آسمان سے ایک طاقت ایسی دی جاوے گی جس سے وہ اس پر قائم رہ سکے گا- (ملفوظات جلد سوم ص 433)

شاندار برکات-

سیدنا حضرت مصلح موعود آیت استخلاف کی طرف اشارہ کرکے فرماتے ہیں-

"دیکھو خدا تعالیٰ کا یہ کتنا شاندار وعدہ تھا جو محمد رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد پورا ہوا- حضرت ابوبکرؓ کی خلافت صرف اڑھائی سال کی تھی- لیکن اس عرصہ میں خدا تعالیٰ نے جو تائید و نصرت کے نظارے دکھائے وہ کتنے ایمان افزا تھے-

حضرت ابوبکرؓ محمد رسول اللہ ﷺ کے ایک ادنیٰ غلام تھے لیکن انہوں نے اپنے زمانہ خلافت میں رومی فوجوں کو گاجر مولی کی طرح کاٹ کر رکھ دیا- آخر اڑھائی سال کے عرصہ میں لاکھوں مسلمان تو نہیں ہو گئے تھے- اس وقت قریباً قریباً وہی مسلمان تھے جو رسول کریم ﷺ کے ساتھ دشمنوں کا مقابلہ کرتے رہے تھے- لیکن خلافت کی برکات کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں میں وہ شان اور امنگ اور جرأت پیدا کی کہ انہوں نے اپنے مقابل پر بعض اوقات دو دو ہزار گنا زیادہ تعداد کے لشکر کو بُری طرح شکست کھانے پر مجبور کر دیا- اس کے بعد حضرت عمرؓ کا زمانہ آیا تو آپ نے ایک طرف رومی سلطنت کو شکست دی تو دوسری طرف ایران کی طاقت کو ہمیشہ کے لئے ختم کر کے رکھ دیا- پھر حضرت عثمانؓ کی خلافت کا دور آیا- اس دور میں اسلامی فوج نے آذربائیجان تک کا علاقہ فتح کر دیا- اور پھر بعض مسلمان افغانستان اور ہندوستان آئے- اور بعض افریقہ چلے گئے اور ان ممالک میں انہوں نے اسلام کی اشاعت کی-

یہ سب خلافت کی ہی برکات تھیں-

(تقریر فرمودہ 21- اکتوبر 1956 مطبوعہ مشعل راہ ص 884)

کب راہ ان کی تیرے فرشتے کریں گے صاف
کب ہوں گے واپسی کے اشارے؟ کب آئیں گے

زخم جگر کو مرہم وصلت ملے گا کب
ٹوٹے ہوئے دلوں کے سہارے کب آئیں گے

(درعدن)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
ایڈیٹر-عبدالسمیع خان

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

حکایات نور

حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے بیان فرمودہ سبق آموز واقعات

دس گنا اجر

"بعض مقام پر ایک کے بدلہ دس اور بعض میں ایک کے بدلہ سات سو کا مذکور ہے۔ یہ ضرورت اندازہ وقت و موقع کے لحاظ سے فرق ہے.... پس اسی فرق کے لحاظ سے اجروں میں فرق ہے۔

رابعہ (بصری) کا ایک قصہ لکھا ہے کہ ان کے گھر میں بیس آدمی مہمان آگئے۔ گھر میں صرف دو روٹیاں تھیں۔ آپ نے اپنی جاریہ سے کہا۔ جاؤ کہ یہ فقیر کو دے دو۔ اس نے دل میں کہا کہ زاہد عابد بیوقوف بھی پرلے درجے کے ہوتے ہیں دیکھو گھر میں بیس مہمان ہیں اگر انہیں ایک ایک ٹکڑہ دے تو بھی بھوکے رہنے سے بہتر ہے اور ان مہمانوں کو یہ بات بری معلوم ہوئی۔ لیکن وہ نہیں جانتے کہ رابعہ کا کیا مطلب ہے۔ تھوڑی دیر ہوئی تو ایک ملازمہ کسی امیر عورت کی اٹھارہ روٹیاں لائی۔ رابعہ نے انہیں واپس دے کر فرمایا کہ یہ ہمارا حصہ ہرگز نہیں واپس لے جاؤ۔ اس نے کہا نہیں میں بھولی نہیں۔ مگر رابعہ نے یہ اصرار کیا کہ نہیں یہ ہمارا حصہ نہیں ناچار وہ واپس ہوئی۔ ابھی دہلیز میں قدم رکھا ہی تھا کہ مالکہ نے چلا کر کہا کہ تو اتنی دیر کہاں رہی۔ یہ تو دو قدم پر اس کا گھر ہے۔ ابھی تو رابعہ بصری کا حصہ پڑا ہے۔ چنانچہ پھر اسے بیس روٹیاں دیں۔ جب وہ لائی تو آپ نے بڑی خوشی سے لیں۔ کہ واقعی یہ ہمارا حصہ ہے۔ اس وقت جاریہ اور مہمانوں نے عرض کیا کہ ہم اس نکتہ کو سمجھے نہیں۔ فرمایا جس وقت تم آئے تو میرے پاس دو روٹیاں تھیں۔ میرے دل میں آیا کہ آؤ پھر مولیٰ کریم سے سودا کرلیں۔ اس وقت میرے مطالعہ میں یہ آیت تھی۔ جو نیکی کرے گا اسے دس گنا ملے گا۔ (سورۃ الانعام:161) اس لحاظ سے دو کی بجائے بیس آنی چاہئے تھیں۔ یہ اٹھارہ لائی تو میں سمجھی کہ میں نے تو اپنے مولیٰ سے سودا کیا ہے۔ وہ تو بھولنے والا نہیں۔ پس یہی بھولی ہے آخر یہ خیال سچ نکلا یہ بات واقعی ہے کہانی قصہ نہیں۔ میں نے خود بارہا آزمایا ہے۔ مگر خدا کا امتحان مت کرو۔"

(حقائق الفرقان جلد اول ص 420-421)

بے جا غصہ

"بدوؤں کی عادت ہے کہ جب ایک کھانا کھانے لگے تو جتنے بدو ہوں سب اس پر ٹوٹ پڑتے ہیں اور اس طرح وہ بھوکے رہتے ہیں۔ میں اپنے اونٹ والے کو آدھی رات کے وقت کھجوریں دیا کرتا تھا۔ ایک دفعہ میں نے اسے کہا جاؤ پانی لاؤ۔ وہ گیا اور تھوڑی دیر بعد خالی واپس آیا۔ میں نے کہا کیا ہوا۔ کہا صبح دیکھ لینا۔ صبح معلوم ہوا کہ ایک رئیس کے یہاں قافلے میں پانی کی بوند نہیں تھی۔ بات یہ ہوئی کہ اس نے پانی مانگا۔ انہوں نے انکار کیا۔ اسے غصہ جو آیا تو ان کے مشکیزوں میں سوراخ کر دیا۔ یہ باتیں میں نے اس لئے سنائیں تاکہ آپ کو معلوم ہو کہ جھگڑے کیوں پیدا ہوتے ہیں۔ اور یہ کہ اتنے مختلف المزاج لوگوں میں ایسے معاملات کا پیش آنا ممکن ہے۔ پس خدا فرماتا ہے بے جا لڑائی مت کرو۔"

(حقائق الفرقان جلد اول ص 336)

حساب کتاب لکھا کرو

"ایک دفعہ دو بھائی حج کرنے چلے۔ میں نے ان سے کہا کہ تم جو خرچ کرتے ہو لکھتے جاؤ۔ بعد میں حساب کر لینا۔ مگر انہوں نے اسے برادرانہ تعلقات کے خلاف سمجھا۔ لیکن آخر جا کر ان کی لڑائی ہوئی۔

(حقائق الفرقان جلد اول ص 336)

شفا دے شفاؤں کے مالک

ہماری امیدوں کا مرکز ہے تو ہی ہمیں اپنی رحمت کے جلوے دکھا دے
تو چارہ گروں کو عطا کر بصیرت انہیں مالکا دستِ معجز نما دے
جو ہیں چارہ سازی کے اسرار مولا کرم سے تو اپنے انہیں سب سکھا دے
فراست دماغوں، حصانت ارادوں، بصارت نگاہوں کو دل کو جلا دے
شفا دے شفاؤں کے مالک مرے سارے پیاروں کو کامل شفا دے

یہ کشکول ہے سامنے تیرے رکھا اسے اپنے فضلوں سے بھر دے خدایا
نہ میں تجھ سے مانگوں تو پھر کس سے مانگوں تو سب کو ہے دیتا تو سب کا ہے داتا
تو سب کا ہے ماویٰ، تو سب کا ہے ملجا، تو سب کا ہے والی تو سب کا ہے مولا
تو سب کا ہے ساقی ذرا جام بھر بھر کے لطف و کرم کے ہمیں اب پلا دے
شفا دے شفاؤں کے مالک مرے سارے پیاروں کو کامل شفا دے

کسی گھر کی رونق، کسی دل کی چاہت تو آنکھوں کی پتلی کا تارا ہے کوئی
کہیں ذات سے اپنی بڑھ کے کوئی ہے، کہیں جان سے اپنی پیارا ہے کوئی
کسی کی نگاہوں کا محور ہے کوئی، کسی زندگی کا سہارا ہے کوئی
تو سب جانتا ہے، تجھے سب خبر ہے تو شان کریمی کے جلوے دکھا دے
شفا دے شفاؤں کے مالک مرے سارے پیاروں کو کامل شفا دے

ہے جو روک بھی سامنے سے ہٹا دے، ہمارے لئے راہ ہموار کر دے
براہیمی سنت دکھا میرے پیارے، یہ دہکی ہوئی آگ گلزار کر دے
کوئی ناامیدی کا لمحہ نہ آئے مجھے اور بھی جو گنہگار کر دے
نویدِ مسرت سنا کر ہمیں اب گرفتہ دلوں کی تو ڈھارس بندھا دے
شفا دے شفاؤں کے مالک مرے سارے پیاروں کو کامل شفا دے

کہیں درد کی داستانیں چھڑی ہیں کوئی اپنے زخموں کو سہلا رہا ہے
کہیں چارہ گر خود کو مجبور پا کے کسی دل شکستہ کو بہلا رہا ہے
ہمہ وقت دھن سوز کی سنتے سنتے مری جاں کلیجہ پھٹا جا رہا ہے
ذرا چھیڑ دے ساز "کُن" کو مغنّی مدھر لَے میں نغمہ طرب کا سنا دے
شفا دے شفاؤں کے مالک مرے سارے پیاروں کو کامل شفا دے

لئے آنکھ میں آنسوؤں کی روانی ترے در پہ کوئی خمیدہ کھڑا ہے
جو اوروں کا دکھ بھی سمیٹے ہوئے ہے بہت دیر سے آبدیدہ کھڑا ہے
ہے سینہ فگار اور سوچیں ہیں زخمی جگر سوختہ دل تپیدہ کھڑا ہے
وہ صبر و رضا کا ہے پیکر تو خود لطف سے اپنے ہر فکر اس کی مٹا دے
شفا دے شفاؤں کے مالک مرے سارے پیاروں کو کامل شفا دے

خزانے میں تیرے کمی تو نہیں ہے خزینۂ ہستی کے وا باب کر دے
تو قادر ہے تو مقتدر ہے خدایا ہمارے لئے پیدا اسباب کر دے
ہیں پژمردہ جو پھول رحمت کی شبنم تو ڈال ان پہ اور ان کو شاداب کر دے
کرشمہ دکھا اپنی قدرت کا پیارے جو بگڑے ہوئے کام ہیں سب بنا دے
شفا دے شفاؤں کے مالک مرے سارے پیاروں کو کامل شفا دے

صاحبزادی امتہ القدوس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

آسمانِ علم و معرفت کے روشن ستارے

برصغیر میں تیرھویں صدی کے بزرگ علماء و صوفیاء

تیرہویں صدی ہجری اکتوبر 1786ء سے اکتوبر 1884ء تک کے زمانہ پر محیط ہے۔ جس کی نسبت تیرہویں صدی کے نامور عالم جناب محمد صدیق حسن خاں قنوجی نے 1874ء میں اس خیال کا اظہار فرمایا کہ اس صدی میں دین حق کا صرف نام اور کتاب اللہ کے صرف نقوش باقی رہ گئے ہیں۔ (حجج الکرامہ فی آثار القیامہ صفحہ 269۔ مطبوعہ مطبع شاہجہانی بھوپال اشاعت 1291ھ)

اس پر ظلمت دور میں الحاد و ضلالت اس حد تک اذہان و قلوب پر مستولی ہو گئے تھے کہ چشتی و صابری مسلک سے وابستہ ایک مشہور شخصیت اس زمانہ کے زوال پذیر معاشرہ کی نسبت اس درد انگیز نتیجہ پر پہنچی کہ:۔

"ظہور امام مہدی آخرالزمان کے ہم سب شائق ہیں مگر وہ زمانہ امتحان کا ہے اول اول ان کی بیعت اہل باطن اور ابدال شام بقدر تین سو تیرہ اشخاص کے کریں گے اور اکثر منکر ہو جائیں گے"

(شمائم امدادیہ صفحہ 102 ناشر کتب خانہ شرف الرشید شاہ کوٹ شیخوپورہ طبع دوم 1966ء)

ایسے پر آشوب وقت میں جو ربانی علماء اور اولیاء افق ہند پر طلوع ہوئے اور جنہوں نے اپنے ظاہری اور باطنی علم کے نور سے ہزاروں لاکھوں سینوں میں ایمان کی شمعیں فروزاں کیں وہ یقیناً آسمان علم و معرفت کے روشن ستارے اور ملت کے عظیم محسن تھے جن کے احسانوں کا تقاضا ہے کہ ہم ان کی یادوں کو ہمیشہ تازہ رکھیں اور یہی دلی جذبہ اور عملی ہدیۂ تشکر میرے اس مضمون کا محرک ہوا ہے۔ اسی شوق نے مجھے حضرت مسیح موعود کے ہمعصران مایہ ناز ہستیوں کی سوانح اور خدمات کے مطالعہ کی طرف متوجہ کیا اور اسی کا خلاصہ اگلی سطور میں ہدیہ قارئین ہو رہا ہے۔

حضرت مولوی آل حسن صاحب رحؒ موہانی

(وفات 17۔ جولائی 1870ء)

آپ اپنے عہد کے زبردست متکلم تھے۔ حیدر آباد دکن کی مسلم مملکت میں قضا کے عہدہ پر سرفراز رہے۔ ردعیسائیت کے مشہور مجاہدوں میں سے تھے کتاب استفسار اور استبشار آپ ہی کی علمی یادگاریں ہیں (نزھتہ الخواطر جلد 7 صفحہ 5-6 مؤلفہ مولوی عبدالحی صاحب ندوی لکھنوی ناشر مکتبہ رائے بریلی (بھارت)

1992ء) سیدنا حضرت مسیح موعود نے 19۔ جولائی 1901ء کو آپ کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا:۔

"اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے محمد (ﷺ) اگر تو اپنی طرف سے کوئی بات بنا کر لوگوں کو سنائے اور اس کو میری طرف منسوب کرے اور کہے کہ یہ خدا کا کلام ہے حالانکہ وہ خدا کا کلام نہ ہو تو تو ہلاک ہو جائے گا۔

یہی دلیل صداقت نبوت محمدیہ مولوی آل حسن صاحب اور مولوی رحمت اللہ نے نصاریٰ کے سامنے پیش کی اور وہ اس کا کوئی جواب نہ دے سکے"

(ملفوظات جلد اول صفحہ 519-520)

قطب الارشاد حضرت شاہ محمد امیر شاہ صاحب رحؒ

(وفات 74-1873)

آپ خانوادہ صابریہ قادریہ ونظامیہ کے چشم و چراغ اور ملہم تھے۔ آپ پر باطنی قوت کی بدولت منکشف ہوا کہ قوم فرنگ ہندوستان میں اس لئے حکمران کر دی گئی ہے کہ

"زمانہ امام مہدی علیہ السلام کا قریب ہے۔ کفر ترقی کرے تو کچھ مضائقہ نہیں ہے لیکن خلق اللہ ظلم سے محفوظ رہے"

(حقیقت گلزار صابری صفحہ 419-420 جناب مخدوم زمن شاہ محمد حسن صاحب صابری چشتی قدوسی رامپوری۔ ناشر مکتبہ صابریہ چراغ شاہ قصور طبع اول 1304ھ / 1887ء)

حضرت شاہ عبدالغنی صاحب رحؒ مجددی

(وفات 1878ء مدفن مدینہ معظمہ)

حضرت شاہ غلام علی دہلوی کے جانشین اور حضرت ابو شاہ ابو سعید کے فرزند تھے۔ حضرت شاہ محمد اسحاق صاحب سے حدیث کی کتابیں پڑھیں 1857ء میں ہجرت کر کے حرمین شریفین میں تشریف لے گئے اور درس حدیث میں مشغول ہو گئے۔ کچھ کتابیں بھی تصنیف و تالیف کیں جنہیں نہایت قدر سے دیکھا جاتا ہے (پاکستان میں صوفیانہ تحریکیں صفحہ 519 از ڈاکٹر عبدالمجید سندھی میمن۔ ناشر سنگ میل پبلی کیشنز لاہور۔ اشاعت 1994ء)

حضرت مسیح موعود کی بیعت سے قبل حضرت مولانا نورالدین صاحب بھیروی خلیفۃ المسیح الاول آپ کی بیعت میں تھے چنانچہ خود فرماتے ہیں:۔

"ڈیڑھ برس کے بعد مجھے کچھ سبکدوشی ہوئی تو حضرت شیخ المشائخ پیرومرشد حضرت شاہ عبدالغنی رحمتہ اللہ علیہ سے نیاز حاصل ہوا اور اس طیب روح کے باعث مدینہ چلا گیا۔ ان کے حضور بہت مدت رہا اس عرصہ میں تمام دنیوی شواغل چھوٹ گئے۔"

اس اجمال کی روح پرور تفصیل حضرت مولانا نورالدین ہی کی زبان مبارک سے سنئے۔ فرمایا:۔

"مدینہ طیبہ کے جانے میں چونکہ حضرت شاہ عبدالغنی صاحب سے ہی پہلے مشورہ لیا تھا۔ اس لئے میں انہیں کی خدمت میں سب سے پہلے حاضر ہوا۔ انہوں نے ایک علیحدہ حجرہ رہنے کے واسطے مجھے عطا کیا۔ میں وہاں صرف رہتا تھا۔ سبق کسی سے نہیں پڑھا کرتا تھا۔ نہ شاہ صاحب سے۔ پھر میرے دل میں یہ بات آئی کہ میں ان کے ہاتھ پر بیعت کر لوں۔ مکان پر تو میرا ایسا خیال ہوتا تھا۔ لیکن جب ان کی خدمت میں حاضر ہوتا تھا تو خیال کرتا تھا کہ کیا فائدہ۔ ان کے پاس جا کر عجیب عجیب خیال اٹھتے تھے۔ کبھی یہ سوچتا تھا کہ حلال و حرام اور اوامر و نواہی قرآن کریم میں موجود ہی ہیں۔ ان لوگوں سے کیا سیکھنا۔ اگر حسن اعتقاد سے نفع ہے تو مجھ کو ان سے ویسے ہی بہت عقیدت ہے۔ پھر اپنی جگہ جا کر یہ بھی خیال کرتا تھا کہ ہزارہا لوگ جو بیعت اختیار کرتے ہیں اگر اس میں کوئی نفع نہیں تو اس قدر مخلوق کیوں مبتلا ہے۔ غرض کہ میں اسی سوچ و بچار میں بہت دنوں پڑا رہا۔ فرصت کے وقت ایک کتب خانہ جو مسجد نبویؐ کے جنوب و مشرق میں تھا وہاں جا کر اکثر بیٹھتا اور کتابیں دیکھا کرتا تھا۔ بہت دنوں کے بعد آخر میں نے پختہ ارادہ کیا کہ کم سے کم بیعت کر کے تو دیکھیں اس میں فائدہ کیا ہے؟ اگر کچھ فائدہ نہ ہوا تو پھر چھوڑنے کا اختیار ہے۔ لیکن جب میں خدمت میں حاضر ہوا اور خیال آیا کہ ایک شریف آدمی ایک معاہدہ کر کے چھوڑ دے تو یہ بھی ایک حماقت ہی ہے۔ پہلے ہی سے اس بات کو سوچ لینا بہتر ہے بہ نسبت اس کے کہ پھر چھوڑ دے۔ آخر ایک دن میں خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں بیعت کرنی چاہتا ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ استخارہ کرو۔ میں نے عرض کیا کہ میں نے تو بہت کچھ استخارہ اور فکر کیا ہے۔ لیکن شاہ صاحب نے جونہی اپنا ہاتھ بیعت لینے کے لئے بڑھایا۔ میرے دل میں بڑی مضبوطی سے یہ بات آئی کہ معاہدہ قبل از تحقیقات! یہ کیا بات ہے؟ اس لئے باوجودیکہ حضرت شاہ صاحب نے ہاتھ بڑھایا تھا۔ میں نے اپنے دونوں ہاتھ کھینچ لئے۔ مربع بیٹھ گیا اور عرض کیا۔ بیعت سے کیا فائدہ؟ آپ نے فرمایا کہ

"سمعی کشفی گردد و دید ،شنید مبدل گردد"

اور یہ وہ جواب ہے جو نجم الدین کبریٰ نے دیا ہے۔ پھر میں نے اپنے دونوں ہاتھ بڑھائے۔ لیکن اس وقت آپ نے اپنے ہاتھ کو ذرا سا پیچھے ہٹا لیا اور فرمایا تمہیں وہ حدیث یاد ہے جس میں ایک صحابی نے درخواست کی تھی کہ اسئلک مرافقتک فی الجنۃ میں نے عرض کیا خوب یاد ہے۔ آپ نے فرمایا۔ اس امر کے لئے تم کو اگر اصول (دین) سیکھنے ہوں تو کم سے کم چھ مہینے میرے پاس رہنا ہو گا اور اگر فروغ (دین) سیکھنے ہیں تو ایک برس رہنا ہو گا۔ تب میں نے پھر اور بھی جب ہاتھ بڑھایا تو آپ نے میری بیعت لی اور فرمایا کہ کوئی مجاہدہ سوائے اس کے آپ کو نہیں بتاتے کہ ہر وقت آپ آیت ونحن اقرب الیہ من حبل الورید پر توجہ رکھیں۔ پھر واللہ معکم این ماکنتم کی نسبت ایسا ہی فرمایا۔

اس توجہ میں میں نے بارہا حضرت (-) کو دیکھا اور اپنی بعض غفلتوں اور سستیوں کے نتائج کا مشاہدہ کیا۔ چھ مہینہ کے اندر اندر آپ کا وہ وعدہ میرے حق میں بہرحال پورا ہو گیا۔

آپ بڑے محتاط تھے اور آپ کی نظر دینی علوم میں بڑی وسیع تھی۔ بہت قلیل الکلام تھے۔ مثنوی، ترمذی، بخاری، رسالہ قشیریہ یہ چار چیزیں آپ کے درس میں ہوتی تھیں۔ آپ کے کھانے پینے کے عجائبات میں سے ایک یہ بات ہے کہ ہمارے یہاں قادیان میں جو اکبر خاں سنوری حضرت مسیح موعود کے مرید اور خاص خادم رہتے ہیں۔ ان کے ایک حقیقی بھائی ولی داد خاں صاحب تھے جو مدینہ منورہ میں حضرت شاہ صاحب کی خدمت میں اسی طرح رہتے تھے ان کو ایک دفعہ گیہوں خریدنے کے لئے بھیجا۔ وہ نہایت عمدہ گیہوں جس میں جو کا ایک دانا بھی نہ تھا لائے۔ ولی داد خاں کو تو کچھ نہ فرمایا۔ لیکن آئندہ بازار کا سودا ان کی معرفت منگوانا بند کر دیا۔ ولی داد خاں چونکہ منجملہ بڑے احباب کے تھے بہت گھبرائے۔ آخر ایک شخص کو پھر گیہوں خریدنے کے لئے بھیجا۔ اس شخص نے وہ روپیہ جو گیہوں خریدنے کا تھا، ولی داد خاں کو دیا اور یہ کہا کہ اب کی دفعہ جو گیہوں حضرت صاحب کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

واسطے لاؤ تو اس میں بہت سے جو ملے ہوئے ہوں۔ چنانچہ وہ گیہوں لائے جس میں بہت ہی جو ملے ہوئے تھے۔ خوش ہو کر فرمانے لگے کہ یہ گیہوں کون لایا ہے؟ اس شخص نے سفارش کے طور پر کہا کہ ولی داد خاں لائے ہیں فرمانے لگے کہ اب ان کو عقل آ گئی ہے۔ للذا آئندہ وہ لایا کریں (-)

آپ کو میں نے نہایت ہی وسیع الخلق پایا اور کم کلامی میں تو مجھ کو تعجب بھی آتا تھا۔ وہاں آپ کے مکان میں ہر روز ختم ہوتا تھا اور بعض مریدین انیس ہزار دفعہ لاالہ الااللہ ہر روز پڑھتے تھے۔

(مرقاۃ الیقین طبع سوم صفحہ 119 تا 121 مرتبہ اکبر شاہ خاں نجیب آبادی)

قیام مدینہ کے دوران حضرت مولانا صاحب کو

اپنے پیرو مرشد حضرت شاہ عبدالغنی کے ذریعہ سے آنحضرت ﷺ کی چالیس صحیح احادیث کا راوی بننے کا شرف حاصل ہوا۔ جو ان تک ستائیس واسطوں سے مسلسل و متصل و مرفوع صورت میں پہنچی تھیں

یہی وہ چالیس احادیث ہیں جو حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے اربعین میں شائع فرما دیں اور آگے انہی سے یہ مبارک سلسلہ اسناد حضرت شاہ عبدالعزیز دہلوی اور حضرت شاہ اسحاق دہلوی کے واسطہ سے حضرت شاہ عبدالغنی مجددی رحمتہ اللہ علیہ تک پہنچا تھا۔

(الفضل 21۔ دسمبر 1940ء صفحہ 3-4)

"سلطان الاولیا" حضرت سید امیر صاحب پیر کوٹھ شریف (سرحد)

(وفات 4۔ جنوری 1878ء)

علامہ ملا صفی اللہ ساکن مصری بانڈہ تحصیل نوشہرہ کے قلم سے "سلک السیر فی نظم الدرر" کے نام سے مطبع فاروقی دہلی سے آپ کی سوانح اور روحانی مقامات پر مشتمل ایک مبسوط فارسی کتاب چھپ چکی ہے۔ یہ کتاب 1888ء میں یعنی جماعت احمدیہ کے قیام سے ایک سال قبل منصہ شہود پر آ چکی تھی اس کتاب سے یہ حقیقت پوری طرح نمایاں ہو کر سامنے آتی ہے کہ آپ عارف کامل، تصوف و سلوک میں یکتا اور صاحب کشف و الہام بزرگ تھے۔ صوبہ سرحد اور سوات میں آپ دین مبین کی اشاعت کے لئے آخر دم تک سرگرم عمل رہے۔ آپ طریقہ عالیہ نقشبندیہ پر بیعت لیتے تھے۔

آپ کے متعلق ایک طرف یہ مشہور کیا گیا کہ آپ انگریزوں کے تنخواہ دار ایجنٹ ہیں دوسری طرف انگریزوں کو بعض مخالفین نے خطوط لکھے کہ یہ تمہارا دشمن ہے اسے قید کر لو

(سلک السیر فی نظم الدرر صفحہ 264-265)

مندرجہ بالا کتاب کے صفحہ 335 پر حضرت پیر صاحب کا ایک قول مذکور ہے جس سے آپ کی حیرت انگیز کشفی قوت کا پتہ چلتا ہے۔ کتاب کی فارسی عبارتِ کا ترجمہ یہ ہے کہ

"روایت کرتے ہیں کہ ہر زمانے کا مجدد جب دار فنا سے دار بقاء کو رحلت فرماتا ہے تو آئندہ ہونے والے مجدد کے متعلق اس کو بذریعہ الہام اطلاع ملتی ہے للذا حضرت صاحب نے 1294ھ (مطابق 1877ء ناقل) میں اطلاع دی تھی کہ **دوسرا مجدد پیدا ہو گیا ہے لیکن اس کے ظہور میں کچھ عرصہ باقی رہتا ہے۔**"

(در اسرار اردو ترجمہ نظم الدرر فی سلک السیر صفحہ 539 ناشر صاحبزادہ بک فاؤنڈیشن کوٹھہ تحصیل صوابی مردان اشاعت اول جون 1985ء)

بحرالعلوم حضرت مولانا محمد قاسم صاحبؒ نانوتوی بانی مدرسہ دیوبند

(وفات 14۔ اپریل 1880ء)

تاریخی نام خورشید حسین۔ چشتی صابری کے سلسلہ سے منسلک برصغیر کے نامور اہل قلم، متکلم اور عالم ربانی جن کی پوری زندگی غیر مسلموں کے مقابل پر لسانی و قلمی جہاد میں گذری۔ آپ ہی نے پادری تارا چند اور پنڈت دیانند بانی آریہ سماج کو میدان مناظرہ میں ساکت و لاجواب کیا۔ آپ کا پیدا کردہ لٹریچر علم کلام کی تاریخ میں بیش بہا اضافہ ہے۔ خصوصاً آپ کا رسالہ فیضان نبوت محمدیہ کے باب میں عارفانہ شان کا حامل ہے اور شاہکار کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس رسالہ کی عشق رسول میں ڈوبی ہوئی فقط دو عبارتیں بطور نمونہ ملاحظہ ہوں۔ آپ جملہ انبیاء کو ظلی نبی قرار دیتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:-

"غرض اور انبیاء میں جو کچھ ہے وہ ظل اور عکس محمدی ہے۔ کوئی کمال ذاتی نہیں

(تحذیر الناس صفحہ 33 مطبوعہ 1309ھ 1891ء۔ مطبع خیرخواہ سرکار پریس سہارنپور)

پھر فرماتے ہیں:-

"تمام زمینوں میں ہمارے ہی نبی پاک شہ لولاک صلعم کی جلوہ گری ہو گی اور وہاں کے انبیاء آپ ہی کے دریوزہ گر ہوں گے" (صفحہ 34)

مولوی عبدالحی حسنی ندوی نے اپنی کتاب "نزھتہ الخواطر" جلد 7 میں تیرھویں صدی ہجری کے دیگر علماء کی طرح آپ کا بھی تذکرہ کیا ہے اور لکھا ہے:-

یعنی جب 1857ء کا فتنہ عظیمہ رونما ہوا تو آپ پر بغاوت اور انگریزی حکومت کے خلاف خروج کا اتہام لگایا گیا جس پر آپ کچھ عرصہ کے لئے لوگوں سے پوشیدہ ہو گئے پھر ظاہر ہوئے اور جو جھوٹا الزام آپ پر لگایا گیا اللہ تعالیٰ نے اس سے آپ کی بریت ثابت کر دی اور آپ کو نجات بخشی۔

(ص 421۔ مکتبہ دار عرفان رائے بریلی ہند 1922ء)

حضرت مولوی عبداللہ غزنویؒ

(وفات 15۔ فروری 1881ء)

صاحب کشف و الہام اور صاحب کمالات بزرگ تھے جن پر کتاب اللہ اور سنت رسول کے وعظ و ترویج کی پاداش میں کابل میں قتل کا متفقہ فتویٰ دیا گیا مگر پھر اس سزا پر اکتفا کی گئی کہ درے مارے جائیں، سر اور ڈاڑھی مونڈی جاوے، منہ کالا کیا جائے اور، گدھے پر سوار کر کے مشہور کیا جائے۔ اس زدوکوب اور تشہیر کے بعد آپ کو مع آپ کے صاحبزادوں کے قید خانہ میں ڈال دیا گیا۔ دو سال بعد امیر اعظم خان نے عین گرمی کے موسم میں پاپیادہ بغیر زاد رہ پشاور کی طرف نکال دیا جہاں تھوڑی مدت قیام کے بعد آپ مستقل طور پر امرتسر میں اقامت گزین ہو گئے اور توحید اور اتباع سنت اور عقائد کی بہت سی کتابیں اور رسائل فارسی اور اردو زبان میں ترجمہ کرا کے چھپوائے اور اللہ تقسیم کئے۔ آپ کا مرقد مبارک شہر امرتسر سے متصل دروازہ سلطان ونڈ کے باہر عبدالصمد کاشمیری کے تالاب کے کنارے ہے۔

(سوانح مولوی عبداللہ الغزنوی المرحوم صفحہ 18 تا 24 مرتبہ مولوی عبدالجبار صاحب غزنوی و حضرت مولوی غلام رسول صاحب قلعوی ناشر عبدالحمید پسر عبدالواحد صاحب غزنوی تاجر کتب مسجد چینیانوالی لاہور)

حضرت مولانا نورالدین بھیروی (خلیفۃ المسیح الاول) کو حضرت مولانا عبداللہ غزنوی سے حد درجہ عقیدت تھی اسی کا نتیجہ ہے کہ آپ کی سب سے بڑی صاحبزادی امامہ حضرت غزنوی رحمتہ اللہ علیہ کے بیٹے مولوی عبدالواحد غزنوی صاحب کے عقد میں آئیں امامہ نے اگست 1898ء میں 26-27 سال کی عمر میں انتقال کیا۔

(الحکم 20۔ اگست 1898ء) پاکستان کے نامور مصنف و محقق جناب خالد غزنوی کے والد مولوی محمد اسماعیل غزنوی حضرت خلیفہ اول کے نواسے تھے۔

خود حضرت مسیح موعود کو آپ سے اس قدر تعلق ارادت و محبت تھا کہ آپ نے ایک دفعہ خیروی مقام میں اور دوسری بار امرتسر میں آپ سے ملاقات کی اور ان سے کہا کہ "آپ ملہم ہیں ہمارا ایک مدعا ہے انہوں نے کہا در پوشیدہ داشتن برکت است و من انشاء اللہ دعا خواہم کرد و الہام اختیاری نیست" حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:-

"اور میرا مدعا یہ تھا کہ دین محمدی علیہ الصلوٰۃ والسلام روز بروز تنزل میں ہے خدا اس کا مددگار ہو۔ بعد اس کے میں قادیان چلا آیا تھوڑے دنوں کے بعد بذریعہ ڈاک ان کا خط مجھے ملا جس میں یہ لکھا تھا این عاجز برائے شما دعا کردہ بود القاشد و انصرنا...... فقیر راکم اتفاق مے افتد کہ بدیں جلدی القاء شود

ایں از اخلاص شما مے بینم"

(حقیقتہ الوحی" صفحہ 239 طبع اول۔ تاریخ اشاعت 15۔ مئی 1907ء مطبع میگزین قادیان)

غالباً فروری 1891ء کا واقعہ ہے کہ حضرت مولانا عبداللہ صاحب غزنوی کے اول درجہ کے رفیق اور مخلص، مرد صالح، بے ریا متقی اور متبع سنت بزرگ حافظ محمد یوسف قادیان حضرت مسیح موعود کی خدمت میں حاضر ہوئے اور دوران گفتگو بیان فرمایا کہ

"مولوی عبداللہ صاحب مرحوم نے اپنی وفات سے کچھ **پہلے اپنے کشف سے ایک پیشگوئی کی تھی کہ ایک نور آسمان سے قادیان کی طرف نازل ہوا......"**

(ازالہ اوہام صفحہ 703 مطبوعہ 1891ء مطبع ریاض ہند امرتسر)

سیدنا حضرت مسیح موعود نے حضرت مولانا غزنوی رحمتہ اللہ علیہ کے بلند روحانی مقام کا نقشہ نہایت پر کیف انداز میں کھینچا ہے آپ تحریر فرماتے ہیں:-

"ایک بزرگ غایت درجہ کے صالح جو مردان خدا میں سے تھے اور مکالمہ الٰہیہ کے شرف سے بھی مشرف تھے اور بمرتبہ کمال اتباع سنت کرنے والے اور تقویٰ اور طہارت کے جمیع مراتب اور مدارج کو ملحوظ اور مرعی رکھنے والے تھے اور ان صادقوں اور راستبازوں میں سے تھے جن کو خدائے تعالیٰ نے اپنی طرف کھینچا ہوا ہوتا ہے اور پرلے درجہ کے معمور الاوقات اور یاد الٰہی میں محو اور غریق اور اسی راہ میں کھوئے گئے تھے جن کا نام نامی عبداللہ غزنوی تھا ایک دفعہ میں نے اس بزرگ باصفا کو خواب میں ان کی وفات کے بعد دیکھا کہ سپاہیوں کی صورت پر بڑی عظمت اور شان کے ساتھ بڑے پہلوانوں کی مانند مسلح

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہونے کی حالت میں کھڑے ہیں......"

(ازالہ اوہام صفحہ 84-89- تالیف 1891ء مطبوعہ ریاض ہند پریس امرتسر)

حضرت شیخ حافظ مفتی عبدالقیوم صاحب بڑھانوی

(وفات 1882ء)

حضرت مولانا نورالدین خلیفۃ المسیح الاول نے 8- فروری 1910ء کو فرمایا:-

"ہمارے چار مرشد ہوئے ہیں محمد جی بخاری- عبدالقیوم صاحب' شاہ عبدالغنی صاحب- میرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود"

(مرقاۃ الیقین صفحہ 215 طبع سوم ربوہ- مرتب اکبر شاہ خاں صاحب نجیب آبادی)

الشیخ الامام حضرت مفتی عبدالقیوم صاحب محدث' حنفی فقہاء کے اکابرین میں شمار ہوتے ہیں آپ بچپن میں مجدد صدی سیزدھم حضرت سید احمدؒ بریلوی شہید بالاکوٹ کے دست مبارک پر بیعت سے مشرف ہوئے فقہ اور حدیث میں حضرت شاہ اسحاق دہلوی سے اکتساب فیض کیا- کچھ عرصہ ٹونک رہے پھر حجاز مقدس تشریف لے گئے- حجاز سے واپسی پر ریاست بھوپال میں افتاء کے عہدہ پر سرفراز ہوئے ریاست کی طرف سے آپ کو جاگیریں بھی دی گئیں-

آپ عمر بھر قرآن و حدیث کے درس میں مصروف رہے اس صدی کے کثیر علماء کو آپ سے استفادہ کی سعادت نصیب ہوئی- حق تعالیٰ نے آپ کو الہامات اور خوارق عادت کرامات کی نعمتوں سے بھی نوازا تھا- علم تعبیر میں انہیں ایسی دستگاہ تھی کہ جو تعبیر فرماتے اسی کے مطابق واقعات کا ظہور ہوتا- انہیں خاندان حضرت شاہ عبدالعزیز کی یادگار اور بہترین نمونہ قرار دیا جاتا ہے-

("نزہتہ الخواطر" جلد 7 صفحہ 329-330)

حضرت خواجہ شمس الدین سیالویؒ

(وفات 2- جنوری 1883ء)

سرزمین پنجاب میں چشتیہ نظامیہ سلسلہ کا نام حضرت شاہ نور محمد صاحبؒ مہاروی کے ذریعہ پہنچا اور حضرت شاہ سلیمان تونسوی کے ذریعہ اس کی تکمیل ہوئی- حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی' حضرت خواجہ تونسوی کے محبوب ترین خلفاء میں سے تھے- آپ نے چشتیہ سلسلہ کی نشرو اشاعت میں جو مسلسل اور پر خلوص جدوجہد کی اسی کے نتیجہ میں جلال پور اور گولڑہ کی خانقاہیں معرض وجود میں آئیں-

آپ کے ایمان افروز ملفوظات کا فارسی مجموعہ سید محمد سعید کے قلم سے مدت ہوا "مرآۃ العاشقین" کے نام سے شائع ہو چکا ہے جس کا اردو ترجمہ "پُر گوہر" کے نام سے صاجزادہ غلام نظام الدین ایم اے مرولوی کی محنت و کاوش کا رہین منت ہے یہ ترجمہ 1981ء اسلامک بک فاؤنڈیشن 249 این سمن آباد لاہور نے خاص اہتمام سے شائع کیا ہے-

حضرت مولوی امام الدین صاحب گجراتی (رفیق حضرت مسیح موعود) امام الزمان سے منسلک ہونے سے قبل حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی ہی کے مبارک حلقہ بیعت میں تھے-

حضرت مولانا نورالدین خلیفۃ المسیح الاول نے ایک بار مجلس میں آپ کا ذکر کرتے ہوئے بتایا

"ہمارے ضلع میں ایک صوفی چشتی تھے- حضرت شمس الدین- کسی نے ان کی نسبت کہا فقیر نہیں- میں نے وجہ پوچھی تو فرمایا کہ وہاں ڈپٹی کمشنر یا تحصیلدار آتے ہیں تو مرغ پکتا ہے اور ہمارے لئے دال- میں نے اسے کہا کہ خدا تعالیٰ آپ کو گھر میں کیا دیتا ہے؟ کہا روکھی سوکھی روٹی- اور ان تحصیلداروں اور ڈپٹیوں کو کیا دیتا ہے؟ کہا گوشت و پلاؤ- میں نے کہا

کہ پھر حضرت خواجہ صاحب پر اعتراض کرنے سے پہلے خدا پر اعتراض کرو گے کہ اس جناب میں لحاظ داری ہے"

(اخبار بدر 24- اگست 1911ء صفحہ 4)

حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی کے ملفوظات عالیہ حقائق و معارف کا گنجینہ وخزینہ ہے جسے احمدی نوجوانوں کو خاص طور پر باریک نظری سے مطالعہ کرنا چاہئے اس سے ان کی علمی و دینی معلومات میں بے حد اضافہ ہو گا-

یک زمانہ صحبت با اولیاء
بہتر از صد سال طاعت بے ریا

ذیل میں حضرت کے پاکیزہ اور پر حکمت ملفوظات میں سے فقط دو ہدیہ قارئین کئے جاتے ہیں-

1- "فرمایا خدا نے فارسی زبان میں بھی گفتگو کی ہے اور وہ جملہ یہ ہے "چہ کنم بایں مشت خاک جز آنکہ بیا مرزم" سید اللہ بخش لانگری نے پوچھا کہ ہندی زبان میں بھی کلام الٰہی ہے یا نہیں؟ فرمایا

اس کی ذات کا ظہور ہر زبان اور ہر مظہر میں ہے"

(صفحہ 278)

2- "آپ کے پوتے صاحب زادہ محمد امین صاحب آئے- آپ نے پوچھا اے بیٹے کونسی سورت پڑھتے ہو انہوں نے کہا سورت نور آپ نے تبسم کرتے ہوئے (-- فرمایا

تینوں مذکورہ سورتیں آپ کی شان میں نازل ہوئی ہیں پھر فرمایا

عاشقوں کا دستور ہے کہ وہ اپنے معشوق کو مرزا یا رانجھا کہہ کر یاد کرتے ہیں"

(اردو ترجمہ صفحہ 272)

الحاج حضرت صوفی احمد جان صاحب لدھیانوی

(وفات 14- جنوری 1884ء)

آپ رتڑ چھتڑ مکان شریف ضلع گورداسپور کے مشہور نقشبندی سجادہ نشین ابوالبرکات خواجہ امام علی شاہ کے ممتاز مریدوں میں سے تھے اور خود آپ کے مریدوں کا سلسلہ پنجاب میں نہایت وسیع تھا اور آپ کو ایک روحانی پیشوا کی حیثیت سے نہایت درجہ عقیدت و احترم سے دیکھا جاتا تھا- حج بیت اللہ سے مشرف ہونے کے بعد وطن پہنچے اور تیرہ روز کے بعد انتقال کر گئے اور لدھیانہ کے گور غریباں میں سپرد خاک ہوئے- آپ کی نماز جنازہ قادیان میں بھی پڑھی گئی- "طب روحانی" آپ کی مشہور و معروف کتاب ہے "براہین احمدیہ" کی اشاعت کے بعد آپ کی خدمت میں اگر کوئی شخص مرید ہونے کو آتا تو فرماتے:-

"سورج نکل آیا ہے اب تاروں کی ضرورت نہیں جاؤ حضرت صاحب کی بیعت کرو"

(انعامات خداوند کریم" صفحہ 7 طبع دوم مولفہ حضرت صاجزادہ پیر افتخار احمد صاحب لدھیانوی ابن حضرت صوفی احمد جان صاحب- ناشر حکیم محمد عبداللطیف شاہد تاجر کتب امین بازار گوالمنڈی لاہور- اشاعت دسمبر 1957ء)

علاوہ ازیں آپ نے کتاب "براہین احمدیہ" سے متعلق "اشتہار واجب الاظہار کے عنوان سے ایک طویل اشتہار" شائع کیا جس میں ایک شعر یہ تھا:-

سب مریضوں کی ہے تمہیں پہ نگاہ
تم مسیحا بنو خدا کے لئے

حالانکہ حضرت اقدس کا اس زمانہ میں مسیح موعود ہونے کا دعویٰ بھی نہ تھا (اس اشتہار کا مکمل متن الفضل قادیان میں شائع ہو گیا تھا-) حضرت صوفی احمد جان کی بلند پایہ شخصیت کا اس سے پتہ چلتا ہے کہ لدھیانہ کے بڑے بڑے علماء مثلاً مولوی محمد صاحب لدھیانوی وغیرہ ان کے خاص عقیدت مندوں میں شامل تھے اور انہیں "مجمع فیوض سبحانی' منبع علوم روحانی' قدوۃ الواصلین زبدۃ المحققین صوفی باصفا زاہد اتقی' فیاض زمان' اور مسیحائے زمان کے خطابات سے یاد کیا جاتا تھا-

(طب روحانی" صفحہ 27-28 طبع اول مطبوعہ رحیمی پریس لدھیانہ)

حضرت مولانا ابوالحسنات عبدالحیؒ فرنگی محلی لکھنوی

(وفات 27- دسمبر 1886ء)

حضرت شاہ عبدالغنی مجددی رحمتہ اللہ علیہ کے شاگردوں میں سے تھے- معقولات و منقولات کے تبحر عالم اور صاحب تصانیف کثیرہ تھے- فروع اور اصول میں حضرت امام ابو حنیفہ رحمتہ اللہ علیہ کے مذہب کے ترجمان تھے- علم فتاویٰ میں وہ یگانہ روزگار تھے اور دنیا بھر کے علماء اس باب میں ان کی جلالت مرتبت کے معترف تھے-

(نزہتہ الخواطر جلد 8 صفحہ 250 تا 255)

آپ کے فتاویٰ "مجموعہ فتاویٰ عبدالحی" کے نام سے شائع شدہ ہیں اور آپ کی فاضلانہ شان اور تبحر علمی پر شاہد ناطق ہے یہاں نمونتہ "آپ کے صرف دو فتاویٰ پر اکتفا کیا جاتا ہے:-

آپ سے سوال کیا گیا کہ

"ہندوستان جہاں تک عملداری انگریزوں کی ہے دارالحرب ہے یا نہیں"

اس کے جواب میں آپ نے لکھا:-

"ہندوستان دارالحرب نہیں دارالاسلام ہے"

(مجموعہ فتاویٰ عبدالحی جلد 1 صفحہ 123 ناشر سعید کمپنی کراچی)

کسی صاحب نے دریافت کیا کہ "اگر کوئی ہندی شخص ناخواندہ قوم افغان اس پردے میں نبوت کا دعویٰ کرے کہ میں پیغمبر آخرالزمان علیہ الصلوٰۃ والغفران کا وکیل ہوں اور تردید کتب نصاریٰ کے لئے حضور کا بھیجا ہوا آیا ہوں کہ ایک مطبع محمدی قائم کروں اور تردید کتب نصاریٰ کر کے اس مطبع میں چھپواؤں...... تو اس کے اس قول کو باور کرنا اور اس پر اعتقاد لانا یا مطبع کرنے کے لئے اس کی مالی امداد کرنا روا ہے"؟

اس عاشق رسول' عالم ربانی' فاضل لاثانی' حامی دین مصطفیٰ نے اس کے جواب میں یہ فتویٰ دیا کہ:-

"اگر وہ شخص اپنی وکالت پر اس امر کو سند گردانتا ہے کہ میں نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا ہے تو تحقیق و تفتیش کے بعد اس کے قول کی تصدیق ہو سکتی ہے"

(ایضاً" جلد 3 صفحہ 252)

ایک بار سیدنا حضرت مسیح موعود نے ارشاد فرمایا کہ:-

"مولوی عبدالحیٔ صاحب جنہوں نے اتباع سنت کیا ہے اور

مجھے ان سے بہت محبت ہے ان کا مذہب توحید کا تھا وہ بدعات اور محدثات سے جدا رہتے تھے وہ...... فرماتے ہیں کہ ولیوں کے کرامات اور خوارق انبیا علیہم السلام کے معجزات

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہومیو پیتھک ڈاکٹر عبد الباسط قمر صاحب

قسط دوم آخر

ہومیو پیتھی کا ارتقائی سفر

1811-1821ء کے دوران اس کی کتاب Doctrine of Pure Medicine جسے ہم میٹریا میڈیکا پیورا کے نام سے جانتے ہیں چھ جلدوں میں چھپ کر منظر عام پر آئی Right of Dispensing کی لڑائی میں 1821ء میں ہنی مین کو لیپزگ چھوڑنا پڑا اور اس نے کوتھن کے شہر کو اپنا مسکن بنا لیا۔ اس وقت اس کی عمر 65 برس ہو چکی تھی۔ یہاں اس کی پریکٹس بہت کامیاب رہی اور اسے Duke of Fardinand of Anhalkothen کا ذاتی معالج مقرر کیا گیا۔ یہاں رہ کر اس نے ہومیو پیتھی کو مزید آگے بڑھایا۔ اس میں رہی خامیاں دور کیں' اسی وجہ سے بعض مواقع پر اسے اپنے مداحوں کی مخالفت کا بھی سامنا کرنا پڑا۔

یہاں رہنے کے دوران اس کے تجربہ میں یہ بات بھی آئی کہ حاد امراض ہومیو پیتھی طریق علاج کے تحت شفایاب ہونے کے باوجود مزمن امراض اسی مریض میں بڑھتے رہتے ہیں خواہ کتنی ہی احتیاط اس کے قیام وطعام اور رہن سہن میں برتی جائے۔ آخر کار 1828ء میں ان مشاہدات پر مبنی کتاب "مزمن امراض" Chronic Diseases پانچ جلدوں میں شائع کی اور تین مزمن عفونتوں کا فلسفہ پیش کیا۔

ان نظریات کے باوجود 1831ء کے ہونے والے ہیضہ پر تبصرہ سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ ہنی مین کسی ان دیکھی مخلوق (جسے آپ جراثیم کہہ سکتے ہیں) کو بھی بیماری کی وجہ گردانتا تھا۔ کیونکہ اس نے ہیضہ کے ہومیو پیتھک کامیاب علاج کے ساتھ ساتھ کیمفر ملے سپرٹ سے Choleric Miasm کو ختم کرنے کے لئے ماحول کو صاف رکھنے کی ہدایات دیں۔ ہیضہ کے معاملہ میں ہنی مین کی جاری کردہ حفظان صحت کی ہدایات اور علاج اس قدر کامیاب رہا کہ پورے یورپ میں ہومیو پیتھی بڑی تیزی سے پھیلنے لگی۔

بدقسمتی سے جب ہنی مین کی بیوی کا انتقال ہوا عین اسی پریشانی میں ہومیو پیتھک فزیشنز اور پریکٹیشنرز میں اس کی ڈاکٹرائن پر اختلافات پیدا ہو گئے جس کی وجہ سے ہنی مین کو لیپزگ کا ہومیو پیتھک ہسپتال بند کرنا پڑا۔ ہنی مین دلبرداشتہ ہو کر پیرس چلا گیا۔ اور زندگی کے آخری ایام وہیں بسر کئے۔ اس دوران بھی اپنے فلسفہ پر اس نے کام جاری رکھا اور اپنی کتاب Organon of Rational Healing کو دوبارہ ترتیب دیا۔ اور دوا بنانے کے طریق بھی Develop کئے۔

1۔ باوجود بہترین طریق علاج ہونے کے کیونکہ مزمن امراض میں یہ Time Consuming ہے اور محنت کرنی پڑتی ہے اس لئے ہنی مین کی زندگی میں ہی اصول بالمثل کے بارے میں چار گروہ پیدا ہو گئے۔

وہ لوگ جو بڑی بڑی پوسٹوں پر تھے' میڈیکل ایڈمنسٹریشن سے منسلک اور یونیورسٹی لیول پر تھے وہ اس طریق کار کے شدید مخالف تھے۔

2۔ ہائی سکول ٹیچرز' ڈاکٹرز' سیاسی کارکن اور عوام اس کے بارے میں نرم گوشہ رکھتے تھے۔

3۔ تیسرا گروپ ہنی مین کے حامی لوگ تھے جن میں اس فلسفہ پر اختلافات پیدا ہو گئے اور ایک چوتھا گروپ تشکیل ہو گیا۔ یہ اختلافات مندرجہ ذیل تھے۔

1۔ سنگل ریمیڈی ٹریٹمنٹ

2۔ پریسکرپشن آف ہائر پوٹینسیز

3۔ Concomitants کا علاج بذریعہ ایلو پیتھی

علاج کے بعد عفونتوں یعنی Miasims سے پیدا ہونے والی پیچیدگیاں۔

بدقسمتی سے یہ اندرونی اختلافات آج بھی ہومیو پیتھی میں دیکھے جاسکتے ہیں۔

جرمنی میں ہومیو پیتھی کے دو گروپ تھے جن میں سے ایک اپنے آپ کو Pure اور دوسرا Free کے نام سے موسوم کرتا تھا۔ جیسا کہ نام سے ظاہر ہے Pure ہنی مین کے اصولوں پر سختی سے کاربند رہنے کا حامی تھا جبکہ فری گروپ نے اس اصول میں ترامیم کر کے بہت سی نئی چیزیں متعارف کروا دیں جن میں Complex Remidies' آئسو پیتھی' فزیکل سٹیمولیشن تھراپی وغیرہ وغیرہ شامل ہیں۔

موجودہ صدی کے پہلے نصف میں ایک اور گروپ نے جس نے اپنے آپ کو Scientific Critical کہا بہت اہمیت حاصل کر لی اس نے کلینکل ڈائیگنوز کی بنیاد پر نچلی طاقتوں پر مبنی نسخے تجویز کرنے کو رواج دیا یعنی یہ درد کا نسخہ ہے یہ بخار کا نسخہ ہے وغیرہ وغیرہ۔ دوسری جنگ عظیم سے پہلے تک بہت سے ڈاکٹرز اسی طریق کار کے حامی تھے اور جرمنی کے اندر بڑے بڑے شہروں میں 6 کلینک اور 3 پولی کلینک اسی طرز پر چلائے جا رہے تھے جو رفتہ رفتہ ہومیو پیتھی کو کلیتاً چھوڑ گئے۔ ماضی قریب میں اگر جھانک کر دیکھا جائے تو اس میں ایک نئی جہت ملتی ہے۔ یعنی ہومیو پیتھی کے حقیقی اصولوں کا احیا ہوتا نظر آتا ہے اس لحاظ سے Classical Homoeopathy مسلسل اہمیت اختیار کرتی نظر آ رہی ہے۔ اس وقت جرمنی میں 2000 ڈاکٹرز تصدیق شدہ ہومیو پیتھ ہیں اس کے علاوہ بہت سی ہومیو پیتھک تنظیمیں اپنے طور پر کام کر رہی ہیں۔ طلباء کے گروپ تقریباً تمام یونیورسٹیز میں تشکیل پا چکے ہیں۔ ہائیڈل برگ' فرائی برگ' ماربرگ' گوٹنجن' فرینکفرٹ' ڈسلڈورف' اور گائزن کی یونیورسٹیز میں باقاعدہ ہومیو پیتھی کی تدریس کے لئے لیکچرر مقرر کئے گئے ہیں۔

اب ذرا دوسرے ممالک میں ہومیو پیتھی کے سفر کی بات کرتے ہیں۔

فرانس

فرانس میں ہومیو پیتھی روز افزوں ترقی کی منزلیں طے کر رہی ہے۔ اگر یہ کہا جائے فرانس میں جرمنی کی نسبت ہومیو پیتھی کی پذیرائی زیادہ ہے تو بے جا نہ ہو گا۔ یہ شاید فرانس والوں کی طرف سے ہنی مین کی آرام گاہ کو شاندار خراج عقیدت ہے۔ اس وقت فرانس میں فیملی ڈاکٹرز کا 33 فیصد یعنی تیسرا حصہ ہومیو پیتھی تجویز کرتے ہیں جو سنگل ریمیڈی پر مشتمل ہوتا ہے۔ اس علاج کو حکومت کی سرپرستی حاصل ہے۔ اور اٹھنے والے اخراجات ایلو پیتھی طریق علاج کی طرح سوشل سیکورٹی والے برداشت کرتے ہیں۔ پیرس لاؤین (Lyon) اور مانٹ پلائر (Montplyer) کی یونیورسٹیز میں ہومیو پیتھک طریق علاج کی مختلف جہتوں پر باقاعدہ تحقیق کی جاتی ہے جہاں ڈاکٹریٹ لیول کی Theses پیش کی جاتی ہیں۔

یورپ کے دوسرے ممالک بھی اس طرف راغب ہو رہے ہیں۔

برطانیہ

برطانیہ میں ہومیو پیتھک طریق علاج سرکاری طور پر تسلیم شدہ ہے لندن میں ایک ہومیو فیکلٹی قائم کی گئی ہے جو تین سالہ کورس کرواتی ہے اور حکومتی سرپرستی میں امتحانات لیتی ہے۔ برطانیہ میں بھی نیشنل ہیلتھ سسٹم ہومیو پیتھک علاج کو سپورٹ کرتا ہے جس کی وجہ سے وہاں ترقی کی راہ پر گامزن ہے۔

بیلجیئم

بیلجیئم میں بھی سرکاری اعداد و شمار کے مطابق تقریباً 25 فیصد آبادی ہومیو پیتھی کے علاج کو استعمال میں لاتی ہے خاکسار کو بیلجیئم کے ایک ہومیو پیتھک اسٹور کو دیکھنے کا موقع ملا جہاں پر وہ مدر ٹنکچر سے خود ہی پوٹینسی تیار کر کے Dispense کرتے ہیں اسی طرح نیدرلینڈ میں بھی ایک اندازے کے مطابق دس لاکھ افراد ہومیو پیتھی سے مستفیض ہوتے ہیں۔

اٹلی

اٹلی میں بھی 2000 ہومیو پیتھک ڈاکٹرز موجود ہیں اور اس کے شہر نیپلز Naples میں Free University for Homoeopathy قائم کی گئی ہے۔ اسی طرح ایک قابل ذکر ترقی یافتہ نظام آسٹریا' سوئٹزرلینڈ' یونان اور اسپین میں بھی موجود ہے۔ اس کے مقابل پر بعض ممالک مثلاً سکنڈے نیویا میں ہومیو پیتھی بالکل ناپید ہے۔

آیئے اب ایک نظر براعظم امریکہ پر ڈالتے ہیں جس کے بعد ہم ایشیا کی حالت بھی پرکھیں گے۔

امریکہ

یورپ سے آئے ہوئے ہومیو پیتھ میں سے ڈاکٹر ہیرنگ (1834-1918) کے ذریعہ شمالی امریکہ میں ہومیو پیتھی متعارف ہوئی' اس دور میں براعظم امریکہ میں ایلو پیتھی شدید مشکلات کا شکار تھی اور کسی خاص طریق علاج کو حکومتی سرپرستی بھی حاصل نہ تھی۔ اس لئے اونچے طبقے نے ہومیو پیتھی کو بہت پذیرائی بخشی۔ لہٰذا 1860ء تک شمالی امریکہ میں 5 ہومیو پیتھک انسٹیٹیوٹ اور دو ہزار ہومیو پیتھک ڈاکٹرز سرگرم تھے اگلے دس سالوں یعنی 1870ء تک ان کی تعداد 4000 ہو گئی جو کل تعداد کا تقریباً بارھواں حصہ تھی۔ براعظم امریکہ میں 1849ء کے ہیضہ اور 1878ء کے زرد بخار کی وباؤں میں ہومیو پیتھک طریق علاج نے اپنے آپ کو منوایا اور انیسویں صدی کے آخر تک امریکہ میں اسے بہت فروغ حاصل ہوا' ہسپتالوں کی تعداد بڑھ کر پچاس ہو گئی اس کے علاوہ بچوں' عورتوں اور دماغی امراض کے ہومیو پیتھک ہسپتال بھی قائم کئے گئے اور 22 ہومیو پیتھی کے کالج قائم ہوئے۔

بدقسمتی سے امریکہ میں بھی دو گروہ پیدا ہو گئے جن میں سے ایک نچلی اور دوسرا اونچی طاقتوں کا حامی تھا۔ پہلے گروہ نے جرمنی کے سائنٹفک سکول والی راہ اختیار کی جبکہ دوسرا گروپ ہنی مین کے اصول پر قائم رہا جن میں ڈاکٹر کینٹ (1849-1943) شامل تھا۔

پہلی جنگ عظیم کے بعد بہت سی اندرونی' معاشی اور تعلیمی مشکلات کی وجہ سے ہومیو پیتھی انحطاط کا شکار ہو گئی خاص طور پر USA میں اس نے ڈاکٹر کینٹ کے بعد کوئی قابل ذکر ترقی نہیں کی۔ البتہ شمالی اور وسطی امریکہ میں کافی مقبول ہے۔ برازیل' چلی' میکسیکو اور کولمبیا میں یہ طریق کار سرکاری طور پر تسلیم شدہ ہے۔

ایشیا

براعظم ایشیا میں نصف صدی سے زائد عرصہ سے ہومیو پیتھی کی عمر ہو چکی ہے پاکستان ہندوستان' بنگلہ دیش اور سری لنکا میں اس کو خصوصی اہمیت حاصل ہے۔ پاکستان میں ہومیو پیتھک ایکٹ 1965ء کے تحت نیشنل ہومیو پیتھک کونسل قائم کی گئی ہے اس وقت پاکستان میں تقریباً 80 ہومیو پیتھک کالج قائم ہیں (یہ بحث طلب ہے کہ ان کا معیار کیا ہے) باوجود اس بہتات کے تحقیق کے معاملہ میں پاکستان میں کوئی قابل ذکر کام نہیں ہوا اور نہ ہی کسی نئی دوا کی آزمائش کی گئی ہے۔ جبکہ ہندوستان میں اب تک پچاس سے زائد ادویات آزمائش کر کے میٹریا میڈیکا کی زینت بن چکی ہیں۔ اس وقت ہندوستان میں ایک لاکھ سے زائد ڈاکٹرز باقاعدہ 2 سے 4 سالہ کورس کر کے رجسٹرڈ ہو چکے ہیں۔ اسی طرح بنگلہ دیش میں بھی یہ فروغ پذیر ہے۔ سری لنکا میں بین الاقوامی لیول کی تعلیمی درسگاہیں دنیا بھر میں ہومیو پیتھک کی تعلیم دے رہی ہیں۔

میرے خیال میں ایشیا میں ہومیو پیتھی کا سفر اس وقت تک مکمل نہیں ہو سکتا جب تک تمام ضروری ادویات کی اپنے ماحول میں آزمائش نہ کی جائے کیونکہ موجودہ ادویات کی آزمائش

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ محترم میاں محمد ابراہیم صاحب جمونی تحریر فرماتے ہیں۔

میری طبیعت کئی روز سے کمزور ہے۔ چلنے پھرنے میں بھی دقت ہو رہی ہے۔ عملاً بستر پر ہی لیٹا رہتا ہوں۔ دوستوں کی خدمت میں درخواست ہے کہ میری صحت و تندرستی کے لئے دعا کریں۔

میں آج کل 45-C M گلبرگ لاہور میں پسرم اسحاق طارق کے ہاں مقیم ہوں۔

○ مکرم رانا مبارک احمد صاحب جرمنی سے تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی ایک عزیزہ شائستہ نفیس صاحبہ اہلیہ مکرم مرزا نفیس احمد صاحب جرمنی کے ایک ہسپتال میں داخل ہیں۔ اور بیمار ہیں احباب جماعت سے ان کی جلد شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

شکریہ احباب'

درخواست دعا

○ میرے خاوند مکرم میجر حمید احمد کلیم صاحب ناظم جائیداد صدر انجمن احمدیہ' پرائیویٹ سیکرٹری کی ناگہانی وفات پر افراد خاندان حضرت مسیح موعود اندرون و بیرون ملک مقیم جملہ عزیزان اور رشتہ داروں اور دیگر احباب کرام نیز کارکنان انجمن احمدیہ اور ادارہ الفضل کے کارکنان نے بالمشافہ' بذریعہ خطوط اور ٹیلیفون تعزیت فرمائی۔ اور ہمارے غم میں شریک ہو کر ہماری حوصلہ افزائی کی ہے۔

خاکسارہ ان سب محسنوں اور کرم فرماؤں کی تہہ دل سے مشکور ہے۔ اور درخواست دعا کرتی ہے اللہ تعالیٰ محترم میجر صاحب موصوف کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل سے نوازے۔

ضرورت خادم بیت الحمد

○ جماعت احمدیہ راولپنڈی کو اپنے مختلف جماعتی مراکز کے لئے ایک سے زائد خادم درکار ہیں۔ خدمت دین کا جذبہ رکھنے والے ضرورت مند احباب اپنی درخواست امیر/ صدر جماعت کی تصدیق کے ساتھ فوری طور پر مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ راولپنڈی کے نام ارسال کریں۔ امیدوار صحت مند اور درمیانی عمر کے ہوں۔ پڑھنا لکھنا جانتے ہوں۔ دیانت دار' مخلص اور محنتی ہونا ضروری ہے۔ معقول تنخواہ کے علاوہ رہائش۔ پانی۔ بجلی اور گیس مفت مہیا ہوگی۔

(چوہدری) مبارک احمد
جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ راولپنڈی)

لیبارٹری ٹیکنیشن کی ضرورت

مرکز عطیہ خون (بلڈ بینک) ربوہ میں کل وقتی/ جز وقتی کام کے لئے خدمت خلق کا جذبہ رکھنے والے محنتی لیبارٹری ٹیکنیشن کی ضرورت ہے۔ خواہش مند افراد اپنی درخواستیں مقامی صدر صاحب یا امیر صاحب جماعت کی تصدیق کے ساتھ مع نقول تعلیمی و اسناد و تجربہ 10 ستمبر 99ء تک مندرجہ ذیل پتہ پر ارسال فرمائیں

معتمد مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان
ایوان محمود ربوہ پوسٹ کوڈ 35460

بقیہ صفحہ 6

یورپ میں کی گئی ہے ان کی ایگراویشن کے اوقات' ماحول یہاں سے مختلف ہیں۔ لہذا خاص طور پر نظام الاوقات والی علامات کی دوبارہ جانچ پڑتال کی ضرورت ہے۔ کیونکہ اگر آرسینک البم رات بارہ بجے کے بعد ایگراویشن کرتی ہے تو یورپ میں رات کے بارہ بجے کا ماحول ایشیا کے ماحول اور حالات سے مختلف ہے۔ یہ ایک تجویز ہے جسے کم از کم احمرا کو چند ادویات چن کر ضرور آزمانا چاہئے۔

آخر میں یہ ناانصافی ہوگی کہ اگر ان تمام ڈاکٹرز کا ذکر نہ کیا جائے جنہوں نے بنیادی کردار ادا کرتے ہوئے ہومیو پیتھی کی خدمات کیں۔ ان میں ڈاکٹر ہوج' ڈاکٹر ایلن' ڈاکٹر بلیک وڈ' ڈاکٹر بولی ہنسن' ڈاکٹر کوپر' ڈاکٹر ڈیوی' ڈاکٹر فرنگٹن' ڈاکٹر نیشن' ڈاکٹر ولیم بورک' ڈاکٹر براؤن' ڈاکٹر کلارک' اور ایشیا میں ڈاکٹر مسعود' ڈاکٹر نظام دین' ڈاکٹر عابد حسین' ڈاکٹر کاشی رام' شمبل داس' دولت سنگھ' ڈاکٹر جیسوریا شامل ہیں۔

جماعت احمدیہ کا کردار

اس سلسلہ میں یہ بہت ہی اہم بات ہے کہ پچھلے چند سالوں سے ہومیو پیتھی کے فروغ میں جتنا حصہ جماعت احمدیہ کی کوششوں کا ہے شاید اتنا دنیا بھر میں پچھلی ایک صدی کی کوششیں ہومیو پیتھی کو مقبول نہ بنا سکی ہوں خاص طور پر ایم ٹی اے سے ہومیو پیتھی کلاس کا اجرا جس میں اب تک حضرت خلیفہ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے قریباً 200 لیکچرز نشر ہو چکے ہیں۔ نے ہومیو پیتھی کو بین الاقوامی سطح پر اجاگر کرنے میں بہت ہی اہم کردار ادا کیا ہے۔ اس وقت دنیا بھر میں ہزاروں احمدی نہ صرف خود بلکہ لاکھوں دیگر افراد کو بھی اس سے مستفیض کر رہے ہیں۔

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

واجپائی کا مشورہ

بھارت کے وزیر اعظم اٹل بہاری واجپائی نے پاکستان کو مشورہ دیا ہے کہ پاکستان کشمیر پالیسی تبدیل کرے۔ اس وقت پاکستان صرف کشمیر پر بات کرنا چاہتا ہے جبکہ ہم اور بھی کئی مسائل پر مذاکرات کرنا چاہتے ہیں۔ بھارتی کشمیر پر پاکستان بری نظر جما کر بیٹھا ہے۔ لیکن اس کا یہ خواب کبھی پورا نہیں ہوگا۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ کشمیری عوام ہمارے ساتھ رہنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے انتخابی جلسوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ کانگرس نے 1971ء کی جنگ میں آزاد کشمیر کے وہ علاقے بھی پاکستان کو واپس کردیئے جن پر بھارت نے قبضہ کیا تھا۔ ہم نے کارگل پر بھارتی قبضہ بحال کرایا۔ انہوں نے کہا کہ سونیا گاندھی کا وزیر اعظم بننا ملک کے لئے سیکیورٹی رسک ہے۔ غیر ملکی خاتون کے وزیر اعظم بننے سے ملک کو شدید خطرات لاحق ہو جائیں گے۔

کانگرس کے جلسہ میں بم دھماکہ

دہلی میں کانگرس کی انتخابی مہم کے دوران ایک طاقتور بم دھماکے میں ایک شخص ہلاک اور متعدد زخمی ہو گئے۔ یہ بم دھماکہ کانگرس کے ایک جلسہ میں کیا گیا۔ جس کے بعد لوگوں میں بھگدڑ مچ گئی۔ ہر طرف خوف و ہراس پھیل گیا۔

برطانوی وزیر اعظم پر تنقید

آئرلینڈ کی پالیسی کے بارے میں اپوزیشن نے برطانوی وزیر اعظم کو "اعتبار کا قاتل" قرار دے دیا ہے۔ ٹونی بلیئر کی آئرلینڈری پبلک آرمی سے متعلق نرم پالیسی ملکی سالمیت کو نقصان پہنچانے کے مترادف ہے۔ کنزرویٹو امن کے عمل کو کامیاب ہوتے دیکھنا نہیں چاہتے۔ برطانوی وزیر اعظم نے کہا ہے آئرلینڈ کے بارے میں میری پالیسی بالکل درست ہے۔ اپوزیشن محض تنقید برائے تنقید کر رہی ہے۔

ہندوستان میں پہلی بار

ہندوستانی الیکشن کا پہلا مرحلہ 5۔ ستمبر کو شروع ہو رہا ہے۔ بی بی سی نے بتایا ہے کہ ابتداء میں تو کارگل کا مسئلہ الیکشن مہم میں نمایاں تھا لیکن انتخابی مہم کے آخری مراحل میں وزیر اعظم واجپائی اور سونیا گاندھی کے ذاتی کردار کو جس طرح دونوں پارٹیوں نے نشانہ بنایا وہ بھارت کی انتخابی تاریخ میں پہلا واقعہ ہے۔ اس سے پہلے انتخابی امیدواروں کی ذات اور اخلاق و کردار کو موضوع بحث نہیں بنایا جاتا تھا۔

جنوبی لبنان میں بم دھماکے

جنوبی لبنان میں دو بم دھماکے ہوئے جس سے اسرائیل نواز تین فوجی ہلاک ہو گئے۔ اسرائیل کے طیاروں نے جوابی کارروائی کی چنانچہ بمباری کے نتیجہ میں دو شہری جاں بحق ہو گئے۔ اسرائیل کے ترجمان نے کہا کہ دھماکے حزب اللہ نے کئے ہیں۔

مشرقی تیمور میں پرتشدد واقعات

انڈونیشیا کے علاقے مشرقی تیمور میں پیر کے روز ہونے والے ریفرنڈم کے بعد پرتشدد واقعات میں 5۔ افراد ہلاک ہو گئے۔ علاقے میں کشیدگی پھیل گئی ہے لوگ فساد زدہ علاقوں سے ہجرت کر رہے ہیں۔ انڈونیشیا نے کہا ہے کہ اگر عوام نے آزادی کے حق میں فیصلہ نہ دیا تو اقوام متحدہ کی فوج کے ساتھ مل کر مشرقی تیمور میں امن بحال کر دیں گے۔ اقوام متحدہ کا ایک کارکن ان واقعات میں ہلاک اور دو لاپتہ ہو چکے ہیں۔ دھمکیاں ملنے کے بعد غیر ملکی صحافیوں نے مشرقی تیمور چھوڑنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ بی بی سی نے بتایا ہے کہ انڈونیشیا کی حامی مسلح ملیشیا کے ارکان دارالحکومت ڈلی میں صحافیوں کے ہوٹل میں گھس گئے اور انہیں ہراساں کیا۔

بھارت کی پاکستان کے خلاف مہم

پاکستان کو دہشت گرد قرار دلوانے کے لئے بھارت امریکہ سے مذاکرات کرے گا۔ بھارتی وزارت خارجہ کے دو اعلیٰ عہدیدار واشنگٹن جا رہے ہیں جہاں وہ افغانستان میں پاکستان کی مداخلت کو بنیاد بنا کر دہشت گرد قرار دینے کا مطالبہ کریں گے۔ افغان مسئلہ پر امریکہ اور بھارت پہلی بار براہ راست مذاکرات کریں گے۔

بقیہ صفحہ 5

کی طرح ہوتے ہیں اس لئے یہ قرآن ہی کا معجزہ ہے۔"

(الحکم 24۔ مئی 1903ء)

کلمۂ اختتام اور حرفِ عقیدت

یہ سب علماء ربانی اور اولیائے یزدانی تیرھویں صدی کے حصن حصین تھے انہیں اپنوں اور بیگانوں کی طرف سے شدید مزاحمتوں اور مخالفتوں کا سامنا کرنا پڑا۔ ارتداد اور الحاد و ضلالت کی تیز آندھیوں نے بڑے بڑے درختوں کو اکھیڑ دیا مگر انہوں نے حق و صداقت کا پرچم پوری شان سے تھامے رکھا۔ اللہ تعالیٰ ان کی تربت پر ہمیشہ ہی بے شمار انوار و برکات نازل فرمائے۔ ملت خیر الانام کے یہ سب جانثار سپاہی اگرچہ جماعت احمدیہ کے قیام (23۔ مارچ 1889ء) سے قبل ہی واصل بحق ہو گئے۔ مگر مجھے یقین کامل ہے کہ جوں جوں جماعت احمدیہ چہار دانگ عالم میں پھیلے گی' اسی کثرت و وسعت سے ان کی شہرتوں کو بھی دوام نصیب ہوگا۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملکی خبریں

قومی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ: 3 ستمبر۔ گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں
کم سے کم درجہ حرارت 29 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 37 درجے سنٹی گریڈ
4- ستمبر- غروب آفتاب- 6-31
5- ستمبر- طلوع فجر- 4-19
5- ستمبر- طلوع آفتاب 5-44

استعفیٰ کیوں دوں

وزیراعظم نواز شریف نے سوال کیا ہے کہ استعفیٰ کیوں دوں؟ اپوزیشن پر ترس آتا ہے۔ حکومت مدت پوری کرے گی۔ مسترد شدہ افراد عوام کو سڑکوں پر لانے کی کوشش کر رہے ہیں حالانکہ 1997ء کے انتخابات میں عوام نے ان بیماروں کو فارغ کر دیا تھا۔ میں نے اس سے بھی مشکل حالات کا سامنا کیا اور کامیاب رہا ہوں۔ اپوزیشن کے پاس ملک و قوم کی بہتری کا کوئی ایجنڈا نہیں۔ وزیراعظم نے لورالائی میں خطاب کرتے ہوئے بلوچستان کے کاشتکاروں کو ایک ہزار ٹیوب ویل دینے کا اعلان کیا۔ انہوں نے کہا کہ عوام کو خوشحالی اور نوجوانوں کو روزگار دلوانا میرا سب سے بڑا مشن ہے۔ وزیراعظم نے کہا کہ بینظیر نے اپنے دور میں ہاریوں کو دی گئی زمینیں چھین لی تھیں۔ ضرورت پڑی تو آئین میں ترمیم کر کے تحفظ فراہم کریں گے۔

50 ہزار سالانہ آمدنی پر بھی ٹیکس

حکومت نے ٹیکس وصولی کی ایک نئی سکیم تیار کی ہے جس کو حتمی منظوری کے لئے وزیراعظم کے پاس بھیج دیا گیا ہے۔ اس کے تحت 50 ہزار سالانہ آمدنی پر بھی ٹیکس لگے گا۔ دفاتر کے کلرک اور چپڑاسی بھی اس کی زد میں آجائیں گے۔

بھارت کے دو فوجی پکڑ لئے گئے

بھارت کے دو فوجی جوانوں کو ترتوک سیکٹر میں پاکستانی چوکی پر حملہ کے دوران گرفتار کر لیا گیا۔ پاک فوج کے ترجمان بریگیڈیئر راشد قریشی نے سرحد عبور کرنے کی وڈیو فلم جاری کر دی۔ دونوں فوجی جوانوں کو جن کا عہدہ لانس نائیک ہے ٹی وی پر پیش کر دیا گیا جس میں انہوں نے اپنا نام عہدہ، یونٹ کا نام اور نمبر بتایا اور اپنے گھر والوں کو پیغام دیا کہ وہ بخیریت ہیں۔ منگل کے روز بھارتی فوج نے سیاچن کے قریب شائی روک ترتوک سیکٹر میں ایک پاکستانی چوکی پر حملہ کیا۔ ان کے سرحد عبور کرنے کی وڈیو بھی دکھائی گئی۔ پاک فوج کی جوابی کارروائی سے دشمن کو بھاری نقصان پہنچا علاقے میں ابھی تک بھارتی فوجیوں کی لاشیں بکھری پڑی ہیں۔

حکومت مدت پوری کرے گی

گورنر پنجاب سردار ذوالفقار علی کھوسہ نے کہا ہے کہ اپوزیشن کی ساکھ سے سب واقف ہیں۔ حکومت ہر صورت میں مدت پوری کرے گی۔ انہوں نے اپوزیشن سے سوال کیا کہ ان کے پاس کیا ایشو ہے۔ وزیراعلیٰ پنجاب کی کارکردگی کی تعریف تو اپوزیشن رہنما بھی کر چکے ہیں۔

سی ٹی بی ٹی کا فیصلہ بھارتی عزائم سامنے رکھ کر ہو گا

دفتر خارجہ نے کہا ہے کہ سی ٹی بی ٹی پر دستخط کرنے کا فیصلہ بھارت کے ایٹمی ڈاکٹرائن اور عزائم کو سامنے رکھ کر کریں گے۔ بھارت کی فوجی طاقت میں اضافہ سے سلامتی کی صورت حال غیر مستحکم ہو گئی ہے۔ کشمیر خطے کا بنیادی تنازعہ ہے۔ اس پر بے جان نہیں بلکہ نتیجہ خیز مذاکرات چاہتے ہیں۔

سندھ مشاورتی کونسل کے ارکان کے محکمے

سندھ مشاورتی کونسل کے ارکان کو محکمے سونپ دیئے گئے ہیں سینئر وزیر اشتیاق اظہر کو سماجی بہبود، حاجی حنیف طیب صحت، شاہ فرید الحق کو زکوۃ عشر اوقاف کے محکمے دیئے گئے ہیں ابھی بہت سے محکمے جن میں داخلہ، تعلیم، سروسز، سیاحت، منصوبہ بندی اور اقلیتی امور شامل ہیں سید غوث علی شاہ کے پاس رہیں گے۔

35 ہزار ایکڑ اراضی کسانوں میں تقسیم

وزیراعظم نے بلوچستان کے شہر ژوب کی 35 ہزار ایکڑ اراضی بلوچستان کے کسانوں میں تقسیم کر دی۔ انہوں نے سنجاوی میں سیلاب زدگان کی امداد کا بھی اعلان کیا اور ان کے مکانات دوبارہ تعمیر کرنے کا حکم دیا۔ انہوں نے لورالائی میں 5 کروڑ کے ترقیاتی پیکیج کا اعلان کیا۔

سندھ سیل سینکڑوں گرفتار

حکومت نے سندھ میں 4- ستمبر کی ہڑتال کو روکنے کیلئے سندھ کو سیل کر دیا ہے۔ سینکڑوں کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ الطاف حسین نے ایک بار پھر خون خرابے کا اشارہ دے دیا ہے۔ حکومت نے برنس روڈ پر ایم کیو ایم کو جلسہ کرنے کی اجازت نہیں دی جس کی خلاف ورزی کرنے کا متحدہ نے اعلان کیا ہے۔

پنجاب میں ہڑتال روکنے کی کوششیں

وزیراعلیٰ پنجاب نے سیلز ٹیکس کے خلاف تاجروں کی ہڑتال روکنے کے لئے پولیس کو فری ہینڈ دے دیا ہے۔ تاجروں سے حکومتی رابطے کامیاب نہیں ہوئے تاہم تاجر دو حصوں میں بٹ چکے ہیں۔ سرکاری اور باغی تاجروں میں تصادم کا خطرہ ہے۔ شہباز شریف کے تاجروں سے اور عمر سیلیا کے اسحاق ڈار سے مذاکرات ناکام رہے۔ سرحد کے تاجروں نے ہڑتال سے لاتعلقی کا اعلان کر دیا۔ بلوچستان میں ہڑتال ہو گی۔ تاجروں نے کہا ہے کہ وہ اپنی ہڑتال کو سیاسی نہیں بنائیں گے۔

عوامی اتحاد کی ریلی پر تاثرات

حامد ناصر چٹھہ نے کہا ہے کہ لاہوریوں نے اعلان واشنگٹن کو مسترد کر دیا۔ جماعت اسلامی کے امیر العظیم نے کہا کہ "دم خم دیکھنے آئے تھے لیکن مایوسی ہوئی" حافظ سلمان بٹ نے کہا کہ "بینظیر کو دوبارہ زندہ کرنے کی کوشش ناکام ہو گئی" گورنر پنجاب نے کہا کہ اپوزیشن کا شو فلاپ ہو گیا۔ جوتیوں میں دال بانٹنے والے اکٹھے نہیں ہو سکے۔ عوامی اتحاد کے عہدیداروں کو بینظیر بھٹو نے مبارکباد دی۔ صوبائی وزیر راجہ بشارت نے کہا کہ عوام کا شکریہ اپوزیشن کو اپنی اوقات کا پتہ چل گیا ہے۔

نواز شریف کو گھر جانے کا پیغام

بینظیر بھٹو نے کہا ہے کہ ریلی نے نواز شریف کو گھر جانے کا پیغام دے دیا ہے۔ بینکرز ایکویٹی کے معاملات کی چھان بین کروا کر غیر قانونی قرضے دینے والوں کو قرار واقعی سزا دی جائے پیپلز پارٹی یہ معاملہ ہر فورم پر اٹھائے گی۔ مسلم لیگی رکن اسمبلی اور روزیری ملز کا قرضہ کیوں معاف ہوا۔ انہوں نے کہا کہ بینکرز ایکویٹی سے نواز شریف کے ساتھیوں کو قرضے دلوائے اور پھر معاف کروائے گئے۔ رکن قومی اسمبلی اور نواز شریف کے فرنٹ مین کو سٹیٹ بنک کی پابندی کے باوجود ایک ارب روپے کا قرضہ دیا گیا۔

وسیم سلیم اور اعجاز بے گناہ

احتساب بیورو نے وسیم اکرم، سلیم ملک اور اعجاز احمد کو میچ فکسنگ اور جوئے کے الزامات سے بری قرار دے دیا ہے۔ 14 صفحات پر مشتمل فیصلہ میں وسیم اکرم کی ملک کے لئے خدمات کی تعریف کی گئی۔

اڑھائی کروڑ کا خرچہ

بیمار سیاستدانوں اور اعلیٰ افسران نے لندن سے مہنگا ترین علاج کروا کر حکومت کے اڑھائی کروڑ خرچ کروا دیئے۔ علاج کی منظوری وزیراعظم سیکرٹریٹ نے دی تھی۔

شعیب اختر کے خلاف کارروائی

پاکستان کرکٹ بورڈ نے دنیا کے تیز ترین باؤلر شعیب اختر کے خلاف کارروائی کا ارادہ ظاہر کیا ہے۔ شعیب اختر گذشتہ روز چرس کے نشے میں لاپروائی سے گاڑی چلاتے ہوئے اسلام آباد میں پکڑے گئے تھے۔

پنجاب کے ملازمین پر کارگل ٹیکس

حکومت پنجاب نے سرکاری ملازمین پر خاموشی سے کارگل ٹیکس لگا دیا اس ماہ کی تنخواہوں سے یہ رقم کاٹ لی گئی۔ اس سے 30 کروڑ حاصل ہونگے جو وزارت دفاع کے حوالے کئے جائیں گے۔

مسلم لیگیوں کا واپڈا افسران پر حملہ

گجرات میں مسلم لیگیوں نے 12- مسلح افراد کے ہمراہ ایس ڈی او واپڈا اور ایس ای پر حملہ کر دیا جس سے وہ زخمی ہو گئے۔ حملہ کی وجہ سفارش نہ ماننا تھی۔

حکومت کا ایم کیو ایم سے رابطہ

ذرائع کے مطابق حکومت نے ایم کیو ایم کے بعض ارکان پارلیمنٹ سے رابطہ قائم کیا ہے۔

پیچیدہ اور مشکل امراض کے
بااعتماد علاج کے لئے
فرحت ہومیو کلینک طارق مارکیٹ ربوہ

ہومیوپیتھک پوٹینسی (اور) خوبصورت لیبل
خوبصورت لیبل، درجن =/5 روپے سینکڑہ =/35 روپے
جرمن ہومیوپیتھک پوٹینسی (GHP) 6X/ 30/ 200 1M/CM 10ML صرف =/10 روپے
ہومیوپیتھک ادویات میں بااعتماد نام،
عزیز ہومیوپیتھک کلینک اینڈ سٹور،
گول بازار ربوہ فون، 212399
تشخیص علاج ادویات
خصوصی رعایت کے ساتھ

نیا مال آگیا ہے
چائنا لینن پرنٹ و سادہ، سندھی کامدار گلے، سندھی ڈسچارج پرنٹ، سندھی اجرک پرنٹ، جالی نیٹ سوٹ، اس کے علاوہ بے شمار سادہ و پرنٹڈ سوٹ۔
ربوہ میں سب سے کم قیمت پر صرف آپ کیلئے
اکبر احمد
32/4 دارالصدر غربی حلقہ قمر ربوہ
ملحقہ کوٹھی حضرت سر محمد ظفر اللہ خان صاحب
فون 212866

نورتن جیولرز
زیورات کی عمدہ ورائٹی کے ساتھ
ریلوے روڈ نزد یوٹیلٹی اسٹور- ربوہ
دکان 04524-699
گھر 04524-211971